روزنامہ
الفضل
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
پیر 6 جون 2011ء 3 رجب 1432 ہجری 6 احسان 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 128

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جاننا چاہئے کہ انسان بھی ایک عالم صغیر ہے اور عالم کبیر کے تمام شیُون اور صفات اور خواص اور کیفیات اس میں بھری ہوئی ہیں جیسا کہ اس کی طاقتوں اور قوتوں سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ہر ایک چیز کی طاقت کا یہ نمونہ ظاہر کرسکتا ہے آفتاب کی طرح یہ ایک روشنی بھی رکھتا ہے اور ماہتاب کی طرح ایک نور بھی اور رات کی طرح ایک ظلمت بھی اور زمین کی طرح ہزار ہا نیک اور بد ارادوں کا منبت ہوسکتا ہے اور درختوں کی طرح نشوونما رکھتا ہے اور اپنی قوت جاذبہ کے ساتھ ہر ایک چیز کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے اور ایسا ہی اس کا عالم صغیر ہونا اس طرح بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ اپنے کشوف صادقہ اور رویا صالحہ کے وقت عالم کبیر کی ہر ایک چیز کو اپنے اندر پاتا ہے کبھی اپنے کشفوں اور خوابوں میں چاند دیکھتا ہے کبھی سورج کبھی ستارے کبھی طرح طرح کی نہریں اور باغ اور کبھی آگ اور ہوا وغیرہ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ کبھی اپنے رویا صالحہ اور کشوف صادقہ میں ایسا پاتا ہے کہ آپ ہی سورج بن گیا یا آپ ہی چاند ہوگیا ہے یا آپ ہی زمین ہے جس پر ہزار ہا ملک آباد ہیں پس ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان بلاشبہ ایک عالم صغیر ہے جو اپنے نفس میں عالم کبیر کا ہر یک نمونہ رکھتا ہے اور یہ نہایت عمدہ طریق ہے کہ جب عالم کبیر کے عجائبات دقیقہ میں سے کوئی سر مخفی سمجھ نہ آوے تو عالم صغیر کی طرف رجوع کیا جاوے اور دیکھا جاوے کہ وہ اس میں کیا گواہی دیتا ہے کیونکہ یہ دونوں عالم مرایا متقابلہ کی طرح ہیں اور جس عالم کو ہم نے بجزئیاتہ دیکھ لیا ہے اس کو ہم دوسرے عالم کی تشخیص کے لئے ایک پیمانہ ٹھہرا سکتے ہیں اور بلاشبہ اس کی شہادت ہمارے لئے موجب اطمینان ہوسکتی ہے اب جب کہ یہ تمہید ممہد ہوچکی تو نہایت درست ہوگا اگر ہم یہ کہیں کہ ملائک کی نسبت جو اجرام علوی اور اجسام سفلی کی طرف ہے وہ درحقیقت ایسی ہی ہے جیسے قویٰ روحانیہ اور حسیّہ کی نسبت بدن انسان کی طرف ہے کیونکہ جیسا کہ نفس ناطقہ انسان کا بدن انسان کی تدبیر بتوسط قویٰ روحانی اور حسیّہ کے کرتا ہے ایسا ہی قیوم العالم جو تمام عالم کے بقا اور قیام کے لئے نفس مدبرہ کی طرح اور بحکم آیت اللّٰہ نور السمٰوٰت و الارض ان کی حیات کا نور ہے تدبیر عالم کبیر کی بواسطہ ملائک کے فرماتا ہے اور ہمیں اس بات کے ماننے سے چارہ نہیں کہ جو کچھ عالم صغیر میں ذات واحد لاشریک کا نظام ثابت ہوا ہے اسی کے مشابہ عالم کبیر کا بھی نظام ہے۔ کیونکہ یہ دونوں عالم ایک ہی ذات سے صادر ہیں اور اس ذات واحد لاشریک کا یہی تقاضا ہونا چاہئے کہ دونوں نظام ایک ہی شکل اور طرز پر واقع ہوں تا دونوں مل کر ایک ہی خالق اور صانع پر دلالت کریں کیونکہ توحید فی النظام توحید باری عزاسمہٗ کے مسئلہ کو مؤید ہے وجہ یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر کئی خالق ہوتے تو اس نظام میں اختلاف کثیر پایا جاتا۔ غرض یہ بات نہایت سیدھی اور صاف ہے کہ ملائک اللہ عالم کبیر کے لئے ایسے ہی ضروری ہیں جیسے قویٰ روحانیہ و حسیّہ نشاء انسانیہ کے لئے جو عالم صغیر ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد5 ص 173)

آج رات

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے شہادت سے پہلی رات خواب میں دیکھا کہ رسول کریم ﷺ انہیں فرمارہے تھے کہ آپ آج رات ہمارے ساتھ افطار کریں۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ اسی دن قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے شہید ہوگئے۔

(تاریخ طبری۔شہادت عثمان)

رخصتیں اپنے رب کیلئے حاصل کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

”جو دوست گورنمنٹ یا کسی اور ادارہ کے ملازم ہیں ان کو سال میں کچھ عرصہ کی رخصتوں کا حق ہوتا ہے وہ اپنی یہ رخصتیں اپنے لئے یا اپنوں کے لئے لینے کی بجائے اپنے رب کے لئے حاصل کریں اور انہیں اس منصوبہ (وقف عارضی) کے ماتحت خرچ کریں۔“

(الفضل 23/مارچ 1966ء)

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں پلاسٹک/ہیئر ٹرانسپلانٹ سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر طاہر محمود منہاس صاحب پلاسٹک/ہیئر ٹرانسپلانٹیشن کے ماہر مورخہ 7 تا 12 جون 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ اور علاج معالجہ کے لئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم میں اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا گزٹ ویب سائٹ پر

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ تحریر کرتے ہیں کہ ہماری ایسوسی ایشن کا ماہانہ گزٹ ماہ جنوری 2011ء سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی ویب سائٹ پر Periodicals کے سیکشن میں دیکھا جاسکتا ہے۔ احباب اس سے استفادہ کریں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

10جون2011ء

5-00 am تلاوت
5-10 am ان سائیٹ
5-20 am قرآنک آرکیالوجی
6-10 am لقاء مع العرب
7-10 am تاریخی حقائق
7-55 am ترجمۃ القرآن
9-00 am مشاعرہ
9-55 am جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
11-05 am تلاوت
11-15 am درس حدیث
11-35 am تاریخی حقائق
12-10 pm چلڈرن کلاس
1-15 pm سرائیکی سروس
1-50 pm راہ ھدیٰ
3-30 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm خطبہ جمعہ Live
6-15 pm تلاوت
6-30 pm درس حدیث
6-50 pm زندہ لوگ
7-15 pm بنگلہ سروس
8-25 pm رئیل ٹاک
9-30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-30 pm خدام الاحمدیہ اجتماع 2006ء

11جون2011ء

12-30 am یسرنا القرآن
1-00 am فقہی مسائل
1-35 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
3-00 am ان سائیٹ
4-20 am راہ ھدیٰ
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-20 am تلاوت
5-30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
6-00 am لقاء مع العرب
7-05 am فقہی مسائل
7-40 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
8-50 am سیرت صحابہ رسول اللہ ﷺ
9-25 am راہ ھدیٰ
11-00 am تلاوت
11-15 am درس حدیث
11-35 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
12-10 pm یسرنا القرآن
12-35 pm جلسہ سالانہ جرمنی 2010ء
1-50 pm سوال وجواب
2-30 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
3-45 pm انڈونیشین سروس
5-00 pm تلاوت اور درس حدیث
5-40 pm زندہ لوگ
5-50 pm انتخاب سخن Live
6-55 pm بنگلہ سروس
8-00 pm چلڈرن کلاس
9-20 pm راہ ھدیٰ
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-15 pm چلڈرن کلاس

12جون2011ء

12-30 am فیتھ میٹرز
1-30 am بین الاقوامی جماعتی خبریں
2-15 am انتخاب سخن
3-20 am راہ ھدیٰ
5-00 am ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
6-30 am تلاوت
6-40 am درس حدیث
7-05 am لقاء مع العرب
8-15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
9-30 am یسرنا القرآن
9-55 am فیتھ میٹرز
11-00 am تلاوت
11-10 am درس حدیث
11-25 am چلڈرن کلاس
12-35 pm چلڈرنز کارنر
1-05 pm فیتھ میٹرز
2-05 pm جلسہ سالانہ یوکے 2010ء
3-10 pm انڈونیشین سروس
4-10 pm سپینش سروس
5-00 pm تلاوت
5-15 pm درس حدیث
5-30 pm زندہ لوگ
6-00 pm بنگلہ سروس
7-00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 10جون 2011ء
8-10 pm چلڈرن کلاس
9-25 pm فیتھ میٹرز
10-25 pm یسرنا القران
11-00 pm ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11-20 pm چلڈرنز کلاس

بے برکتی کے خوف

گو بہت مضبوط ہیں ناقابلِ تسخیر ہیں
کیا خطا ہم سے ہوئی جو باعثِ تحقیر ہیں

کونوں سے ٹیڑھے میڑھے اجنبی الفاظ میں
وقت کی دیوار پر لکھی ہوئی تحریر ہیں

ہم ہیں ایسے اونٹ جس کی کوئی کل سیدھی نہیں
قائداعظم کے ہم کس خواب کی تعبیر ہیں

ہم نے کیسی روشنی کو ہے نکالا دیس سے
کیوں اندھیری شب کی ہی پہنے ہوئے زنجیر ہیں

ہم نے خود ہی دستِ برکت سے ہے منہ موڑا ہوا
اس لئے بے برکتی کے خوف دامن گیر ہیں

جو بھی آیا اپنا حصہ لے کے وہ چلتا بنا
حکمراں جیسے مسافر ہیں کوئی رہ گیر ہیں

تیسرے درجے کے شہری ہوں جہاں اقلیتیں
خوش وہاں اہل جبّہ یا پھر صاحبِ جاگیر ہیں

اوریا مقبول نے عنوان کالم کا دیا
”سب دعائیں بے اثر سب اشک بے توقیر ہیں“

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ ♦ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ♦ مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ ♦ قیمت 5 روپے

م۔ جاوید

میرے والد مکرم حبیب اللہ خان صاحب

میرے شفیق والد صاحب پروفیسر حبیب اللہ خان کی وفات 13 جنوری 1997ء کو رمضان شریف کے بابرکت مہینہ میں ربوہ میں ہوئی۔ میرے ابو برصغیر کے معروف خاندان سے تعلق رکھنے والے بزرگ حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر کے صاحبزادے تھے اور ان خوش نصیبوں میں سے تھے جن کا نام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود نے تجویز فرمایا تھا۔ آپ کے والد صاحب نے دس برس کی عمر میں آپ کو قادیان بھجوا دیا تھا۔ آپ نے میٹرک کا امتحان قادیان سے دیا پھر F.Sc. B.Sc اسلامیہ کالج لاہور سے کیا۔ M.Sc. کی ڈگری آپ نے علی گڑھ سے 1931ء میں حاصل کی اور ملازمت کے لئے حیدرآباد دکن چلے گئے وہاں پر مدرسہ عالیہ میں سائنس ٹیچر مقرر ہوئے جو ایچی سن کالج کی طرز کا ادارہ تھا جہاں افسران، جاگیرداروں کے بچے پڑھتے تھے، وہاں سولہ سال رہے۔ ابا جان بتاتے تھے کہ ایک مرتبہ میں حیدرآباد سے مجلس مشاورت پر بطور نمائندہ قادیان گیا تو حضرت مصلح موعود نے دوران کلام فرمایا ''پروفیسر حبیب اللہ آئے ہوئے ہیں'' یہ بات بالآخر پوری ہوئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی جانب سے ایک کارڈ پہنچا کہ تعلیم الاسلام کالج لاہور میں B.Sc. کی کلاسز شروع ہوگئی ہیں سٹاف کی ضرورت ہے آپ قادیان پہنچ کر رپورٹ کریں اس دوران ملک تقسیم ہو چکا تھا اور حیدرآباد سے آنا مشکل، لیکن خدا جو ہر مشکل میں بندوں کے کام آنے والا ہے اس کا انتظام بھی کر دیا۔ حیدرآباد میں ہی سیٹھ محمد اعظم صاحب کے مکان پر ایک کیپٹن سے ملاقات ہوئی اور لاہور جانے کے بارہ میں ذکر ہوا، اس نے کہا آپ بطور بیرہ کے فوج کے ساتھ آرمی شپ میں جاسکتے ہیں۔ آپ نے فوراً اس بات کی حامی بھرلی اس طرح بمبئی اور پھر کراچی سے سانگلہ ہل تک ان کے ساتھ رہے۔

آخر کار لاہور پہنچ گئے۔ TI کالج اس وقت لاہور میں تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کالج کے پرنسپل تھے۔ لہٰذا سٹاف میں شامل کر لیا گیا۔ آپ ڈھائی تین میل روزانہ سائیکل پر کالج جاتے، وقت کی پابندی کو ضروری سمجھتے۔ نیز طلباء کی تعلیمی سرگرمی پر ہمیشہ نظر رہی۔ اکثر طالب علموں کو کالج ٹائم کے بعد بھی وقت دیتے۔ آپ کی تنخواہ معمولی تھی اور نو بچوں کے ساتھ گزارا بڑا مشکل۔ گھر کیا تھا ایک کمرہ کچن اور مختصر سا صحن اور وہ بھی اوپر والی منزل پر، برسات میں پانی سیدھا کمرہ میں آجاتا اگر رات ہوتی تو اور بھی دقت پیش آتی کیونکہ گھر میں واحد چارپائی اور تین صندوق۔ رات اس پر بیٹھ کر گزارنی پڑتی، ہم بہت چھوٹے تھے لیکن ذہن میں وہ نقشہ ابھی تک یاد ہے، ابو امی صبح صبح اٹھتے نماز اور تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہونے کے بعد ناشتہ کی تیاری کرتے اس زمانہ میں لکڑیوں سے چولہا جلا کرتا تھا۔ سب بچوں کو اٹھاتے نماز پڑھنے کا کہتے اور سکول کی تیاری میں ابا جان ہماری مدد کرتے ناشتہ سے فارغ ہونے پر زینے سے نیچے تک چھوڑنے آتے، یہ سب کام جلدی جلدی کرتے کیونکہ انہوں نے بھی وقت پر کالج پہنچنا ہوتا تھا۔ ایک لالٹین کے گرد سب بچوں کو لے کر پڑھاتے، چھٹی کے روز لارنس گارڈن کی سیر پر بھی لے جاتے، راستہ بھر چھوٹے چھوٹے واقعات سچائی اور بہادری سے متعلق بتاتے۔

ایک مرتبہ ہمارے سکول کی دوست جو غیر از جماعت تھی اس نے ہمارے گھر آنے کی خواہش ظاہر کی اور سکول کے بعد پروگرام بنالیا جب کھیتوں کے بیچ سے گزر کر گھر جا رہے تھے تو کہنے لگی سنو یہاں درختوں پر چڑیلیں تمہارا نام لے کر پکار رہی ہیں جب ہم نے غور کیا تو ہمیں بھی وہی آوازیں سنائی دینے لگیں وہ تو آدھے راستے سے واپس چلی گئی اور ہم بھی ایک لمبا راستہ کاٹ کر گھر پہنچے۔ اگلے روز ہم نے سکول جانے سے انکار کر دیا جب ابا جان نے وجہ پوچھی تو سب بات کہہ ڈالی ابا جان کہنے لگے چلو میرے ساتھ! اور راستے میں کہنے لگے کہ کیا اب تمہیں وہ آوازیں آرہی ہیں؟ تو ہم نے انکار میں سر ہلایا۔ کہنے لگے تمہاری دوست کا صرف وہم تھا اس کے گھر میں ایسی باتوں کا ذکر ہوتا ہوگا جو اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ورنہ کوئی چڑیلیں وغیرہ نہیں ہوتیں اور جب گھر سے نکلا کرو تو دعا ضرور پڑھا کرو سورتیں دہراتی رہا کرو۔ یوں ہماری تربیت کا ہمیشہ خیال رکھا۔

میرے ابو بڑے صابر بہت ہمت والے انسان تھے۔ تنگی و خوشحالی، غمی و خوشی ہر دور سے گزرے اور اس کو معمول کا حصہ سمجھا۔ مجھے یاد رہے ایک دن ہمیں گندم ابال کر کھانی پڑی۔ ہم نے کہا! یہ کیا ہے کہنے لگے یہ بھی کھانے کی چیز ہے۔ اگلے روز امی جان کے کہنے پر کہ سنو جی! آج تو کھانے کو کچھ بھی نہیں کہنے لگے جانتا ہوں لیکن کیا کروں دست سوال کرنا طبیعت پر بار معلوم دیتا ہے پھر کچھ توقف کے بعد سائیکل پکڑی اور باہر نکل گئے جاتے ہوئے امی جان سے کہا تم بھی دعا کرو کہ اللہ بہتر بندوبست کرے گا۔ ابو بتاتے کہ ابھی میں بازار سے گزر رہا تھا کہ کسی نے پیچھے سے آواز دی خان صاحب رکئے۔ آپ سائیکل سے اترے اور وجہ دریافت کرنے پر اسی نوجوان لڑکے نے کہا خان صاحب میں نے آپ سے ٹیوشن پڑھنی ہے امتحان قریب ہیں۔ آپ نے کہا ٹھیک ہے کالج کے بعد میرے پاس آجانا۔ اس نے جیب سے پیسے نکالے اور دینے لگا۔ ابا جان نے کہا کہ ابھی تو پڑھانا شروع نہیں کیا۔ جب پڑھاؤں تب ہی لوں گا لیکن وہ بصد اصرار آپ کے ہاتھ میں رقم تھما گیا۔ ابا جان نے انہی پیسوں سے گھر کے لئے سودا وغیرہ خریدا، یوں خدائے مہربان نے غیب سے سامان پیدا کر دیا۔ جب کالج ربوہ شفٹ ہوا تو آپ بھی ربوہ چلے آئے۔ یہاں پر خدا نے اپنا چھوٹا سا گھر بنانے کی توفیق دی۔ آپ تعلیم الاسلام کالج کے شعبہ کیمسٹری کے پروفیسر تھے۔ نصرت گرلز کالج میں جب سائنس کا شعبہ قائم ہوا تو وہاں پر بھی اپنی خدمات انجام دیں۔ اکثر لڑکیاں آپ سے گھر پر ٹیوشن پڑھنے آتیں۔ آپ ناظم امتحانات بھی رہے ہیں اور بڑی دیانتداری سے پرچے چیک کرتے بلکہ اکثر اوقات ہمیں کہتے کہ ذرا تم بھی دوبارہ سے چیک کر لو کہیں غلطی تو نہیں ہوگئی خوب تسلی کر لیتے، مبادا کسی سٹوڈنٹ کی سال بھر کی محنت رائیگاں نہ جائے۔ جن دنوں پرچے آتے تو اکثر سٹوڈنٹ دوسرے شہروں سے اپنے والدین کے ساتھ یا پھر اکیلے ہی آتے کہ اگر نمبر میں کمی ہو تو پوری کروالیں گے میرے ابو اس معاملے میں اصول کے بہت پابند تھے۔ انہوں نے کبھی ایسا نہ کیا وہ کہتے تھے جتنی محنت وہ اس بات کے معلوم کروانے میں کہ فلاں پرچہ کس کے پاس گیا ہے کرتے ہیں اتنی محنت پڑھائی میں کرتے تو یوں خواری نہ اٹھانی پڑتی۔ ہمیں بھی دل لگا کر پڑھنے کی تلقین کی۔

پیارے ابو جان کو باغبانی کا بہت شوق تھا اور ایک حصہ پلاٹ میں خوب سبزیاں پھل اور سفیدے کے درخت لگائے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ پرنسپل صاحب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو چند اساتذہ کے ساتھ گھر پر مدعو بھی کیا اور اپنا باغیچہ دکھایا۔ حضرت صاحب دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ساتھ ہی کہا! خان صاحب آپ کے باغیچہ میں ٹماٹر تو بہت بہار دکھا رہے ہیں۔ آپ جلسہ سالانہ پر ناظم مکانات بھی تھے۔ جلسہ شروع ہونے سے بہت پہلے ہی لوگوں کے خطوط آنے شروع ہو جاتے آپ ہر کام نہایت جانفشانی سے سرانجام دیتے۔ آپ کا اپنا گھر بھی جلسے کے ایام میں مسیح کے مہمانوں سے بھرا ہوتا۔ رشتے داروں کی اولین خواہش ہوتی کہ آپ کے گھر رہا جائے آپ اس میں بڑی راحت محسوس کرتے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ تو پچاس کے قریب لوگ تھے۔ لہٰذا گھر میں ہی چھولداری لگوانی پڑی۔ ابا جان کا بستر ان دنوں کچن میں لگا کرتا۔ آپ صبح صبح مہمانوں کے لئے گرم پانی کا بندوبست کرتے تاکہ مہمانوں کو ٹھنڈے پانی سے منہ نہ دھونا پڑے۔ برابر کے چولہے پر چائے بناتے۔ رات کی بچی لنگر کی روٹیاں سالن گرم کر کے دیتے تھے۔ کہتے تھے کہ مسیح کے مہمان کا خیال رکھنا ہم پر فرض ہے۔ جلسہ کے ایام بھی کیا خوب تھے گہما گہمی رہتی۔ دن کو جلسہ کی کارروائی سنی جاتی تو رات کو دن بھر کی کارروائی پر تبادلہ خیال ہوتا ایک دو مرتبہ تو رات کو گھر پر شاعری سن کر بھی لطف اٹھایا گیا وہ اس طرح کہ ہمارے پھوپھا جان حکیم خلیل احمد مونگھیری صاحب نے اپنے اشعار سنائے اور خوب داد وصول کی۔ خالصتاً روحانی ماحول ہوتا اب تو وہ زمانہ خواب معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے گھر جب کبھی شادی کی تقریب منعقد ہوتی تو ابا جان خاندان مسیح موعود کے افراد کو ضرور دعوت نامہ بھجواتے اور ان کی محبت وخلوص دیکھئے کہ کچھ تو آکر رونق بخشتے اور جو نہیں آسکتے بوجہ مجبوری جوابی لفافہ ضرور ارسال کرتے۔ میرے بھائی جان کلیم اللہ خان کی شادی کی تقریب پر تو حضرت مسیح موعود کی دختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تشریف لائیں، میری بھابی نصیرہ خان کو لفافہ ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہنے لگیں تمہیں معلوم ہے کہ کس خاندان میں بیاہ کر آئی ہو یہاں تو اردو بولی جاتی ہے۔ لہٰذا اب اسی زبان کو رواج دینا۔ اس طرح چھوٹی آپا، مہر آپا، بی بی امۃ الرشید، بی بی امۃ القدوس اور کئی افراد خاندان مسیح موعود نے اس چھوٹے سے گھر کو زینت بخشی۔ ابا جان کے پاس اکثر ہی صاحبزادہ خورشید احمد صاحب مرزا حنیف احمد مرزا غلام احمد ملاقات کے لئے آتے۔ آپ کو ان سب سے مل کر بہت خوشی ہوتی یہ سب تعلق خلوص و پیار کا جماعت کی برکات کے طفیل ہی سے ہے۔

ہم نے دیکھا ابا جان رات کا اکثر حصہ نماز پڑھتے دعاؤں میں گزارتے۔ ایک مرتبہ ہمیں لیٹر دیا کہ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کو دے آؤ۔ جب ہم گئے تو انہوں نے اسی وقت کھول کر پڑھا اور کہنے لگیں خان صاحب سے کہنا اب ان کا بیٹا جہاں جاب کے لئے جا رہا ہے وہاں سے ریٹائر ہو کر ہی نکلے گا وہ بات جو آپ کی زبان مبارک سے نکلی ویسے ہی پوری ہوئی۔ دراصل میرے بھائی کسی جگہ بھی جم کر کام کرنے کے عادی نہ تھے۔ پیارے ابا جان کو کئی مرتبہ اعتکاف میں بیٹھنے کا موقع ملا کبھی بیت المبارک تو کبھی محلے کی بیت الذکر میں۔ رمضان شریف کے روزے بڑی باقاعدگی سے رکھتے رہے بلکہ شوال کے روزے بھی رکھتے تھے۔ یہ سلسلہ ان کی وفات سے دو تین سال پہلے تک چلا۔ جمعہ کی نماز میں بھی باقاعدگی تھی لیکن جب صحت خراب رہنے لگی تو جانا چھوڑ دیا۔ ہمیں کہتے دیکھو آپ لوگ جمعہ پر جا رہے ہو

غور سے خطبہ سننا پھر آ کر مجھے بتانا کہ کس بارہ میں خطبہ دیا گیا ہے۔لہٰذا ہم بھی بڑی توجہ سے سنتے اور یوں ہماری بھی جمعہ کی نماز میں باقاعدگی ہونے لگی۔ اباجان کو محلے داری کا ہمیشہ ہی خیال رہا جہاں دیکھتے کوئی مستحق ہے تو اس کی یوں امداد کرتے کہ دوسرے کو خبر بھی نہ ہوتی۔ ہماری دوست کبھی ہماری غیر موجودگی میں ملنے چلی آتی تو خود اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر دیتے۔ بعد میں وہ ہمیں بتاتیں کہ تمہارے ابا نے ہمارا اتنا خیال رکھا۔ پیارے اباجان کو اپنے کئی پیاروں کی جدائی کے صدمات بھی سہنے پڑے لیکن صبر وتحمل سے برداشت کرتے رہے۔ اباجان کی وفات بھی کچھ اسی رنگ میں ہوئی کہ ہم سب کو ہی حیران کرگئی۔ دراصل بیمار تو میری والدہ صاحبہ تھیں اور ہسپتال میں داخل تھیں ایک دن ڈاکٹروں نے کہا اب ان کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ان کے جو بچے باہر ہیں اطلاع کر دو ہم نے یہ بات سنی تو دل پریشان ہوگیا۔اباجان کو بتایا تو انہوں نے ہمیں اپنے پاس بٹھایا تسلی دی اور ساتھ ہی کہا کہ باہر بچوں کو اطلاع ضرور بھجوا دو جس نے آنا ہے آجائے۔ کہنے لگے دیکھو میں ابھی انہیں ہی خط لکھ رہا تھا۔ ابھی تھوڑا ہی لکھا کہ آگے قلم ہی نہیں بڑھ رہا تھا لہٰذا چھوڑ دیا۔ میری بڑی بہن کو کہا کہ بینک سے کچھ رقم بھی نکلوا لو شائد ضرورت پیش آئے۔ خدا کا کرنا دیکھئے کہ امی جان کو جب فضل عمر ہسپتال دیکھنے گئے تو وہ اپنے بستر پر ٹھیک ٹھاک بیٹھی ہیں اور ڈاکٹر سے گھر جانے کی اجازت مانگ رہی تھیں۔ ڈاکٹروں نے بھی کہا کہ آپ انہیں گھر لے جاسکتے ہیں۔ ان کا اس طرح ٹھیک ہو جانا کسی معجزے سے کم نہیں۔ یوں میری والدہ گھر آگئیں۔ میرے بھائی، کلیم اللہ خان نے اطلاع دی تھی کہ وہ دو دن میں پہنچ رہے ہیں۔ ہم نے محسوس کیا کہ اباجان ان کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں اور بار باران کے بارہ میں پوچھا بھی بہرحال جب میرے بھائی جان آئے تو پہلے سیدھا امی جان کا حال احوال پوچھا اور فوراً ہی اباجان کے کمرے میں چلے آئے، تقریباً آدھا پون گھنٹہ ان سے باتیں کیں سب کا حال دریافت کیا پھر ہم سے کہنے لگے اس کے کھانے کا انتظام کرو، اتنی دیر میں بھی عشاء کی نماز سے فارغ ہو جاتا ہوں۔ ابھی کچھ ہی وقت گزرا کہ میری بہن بشریٰ گوہر جو اچانک اباجان کے پاس گئیں تو انہوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ماتھے تک لے گئے ان کے ہاتھ کو چوما اور بس آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں وہ گھبرا کر آئیں۔ سب ہی دوڑے چلے آئے۔ ڈاکٹر لطیف صاحب کو بلایا گیا لیکن انہوں نے کہا کہ افسوس اب یہ اس دنیا میں نہیں رہے۔ یوں اتنے آرام سے اپنے مولائے حقیقی سے جاملے۔ باہر مقیم بھائیوں کو جب اطلاع دی گئی وہ سب دم بخود رہ گئے اور سوچنے لگے کہیں ہمیں سننے میں تو غلطی نہیں لگی۔ کیونکہ بیمار تو والدہ صاحبہ تھیں۔لیکن خدائی تقدیر میں جو تھا سو پورا ہوا۔ اباجان نے تقریباً نوے سال عمر پائی۔آپ موصی تھے۔آپ کا وصیت نمبر 4336 ہے اگلے روز بہشتی مقبرے میں تدفین ہوئی۔ آپ دنیاوی علوم کے علاوہ دینی خدمات بھی بجالاتے رہے۔ آپ مختلف عہدوں پر فائز رہے۔سیکرٹری مجلس کارپرداز، نائب ناظر مال، مجلس انصاراللہ میں قائد تعلیم، قائد وقف جدید۔ ناظم مکانات جلسہ سالانہ اس کے علاوہ ایک عظیم الشان سعادت بھی ملی کہ حضرت مصلح موعود نے میسور میں ہونے والے ایک مباہلہ میں آپ کو نمائندہ مقرر فرمایا! آپ کی تصانیف میں۔ تاریخ انصاراللہ جلد اول، انصاراللہ کا بنیادی نصاب، کلام گوہر شامل ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے سائنسی مضامین میں سمندر کے عجائبات خلاء کی تسخیر شامل ہیں۔ آپ صاف گو، نہایت سادہ مزاج مخلص فدائی احمدی تھے، ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے۔ خدا سے دعا ہے کہ مولا کریم میرے پیارے والد کے درجات کو بلند تر کرتا چلا جائے اور ان کی اولاد کو بھی ان جیسی خوبیاں اپنانے کی توفیق دے۔آمین

از: مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب چائلڈ سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ

بچوں کی حفظان صحت کے اصول

ماں کی گود بچے کی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ طفل شیریں کے دو سال اس کی پرورش میں بہت اہم ہوتے ہیں۔ ماں کی گود جس طرح اس کی روحانی تربیت کی آماجگاہ ہے اسی طرح اس کی ذہنی اور جسمانی نشوونما کی ذمہ داری بھی ماں پر اور اس کے اردگرد کے ماحول پر ہے اور اس کی ہر رنگ میں تربیت اور صحت کا خیال رکھا جائے تو بچہ یا بچی باعمل اور باکمال انسان بن جاتے ہیں۔ صحت اور جسمانی نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ اس کو متوازن غذا دی جائے جس میں پروٹین، امائینو ایسڈ، وٹامن، کاربوہائیڈریٹس اور معدنیات شامل ہوں۔

ابتداء میں پہلے دن سے ہی ماں کا دودھ پلانا شروع کریں۔ اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اور پھر جو بات زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ مختلف ممالک میں اور پاکستان میں بھی مختلف سٹڈیز کی گئی ہیں جن میں دو سال تک ماں کے دودھ کی افادیت کے ذکر ہیں۔ قرآن کریم کی اس آیت پر اس کی صداقت کا ایک نشان بنتا جا رہا ہے۔ ان میں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ دو سال تک بچے کو دودھ پلانا ماں کی اچھی صحت کے لئے بھی بہت زیادہ مفید ہوتی ہے اور یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ ان بچوں میں بیماریاں کم جنم لیتی ہیں اور وہ دوسرے بچوں کی بدولت صحت مند، تندرست وتوانا نظر آتے ہیں۔

ماں کا دودھ معین مقدار میں کم از کم 8-10 منٹ دونوں طرف دینا ضروری ہوتا ہے اور پھر اسی کے بعد باقاعدہ ڈکار دلوایا جائے تو بچے کی بے چینی، دودھ نکالنا اور پیٹ میں ہوا ہونے کی جو شکایت روزانہ سامنے آتی ہے۔ وہ ختم ہو جاتی ہے اور بچہ پوری خوراک ہضم کر لیتا ہے۔

اگر کسی وجہ سے ماں کا دودھ نہ دیا جائے تو گائے بھینس کا دودھ پانی کے بغیر استعمال کریں اور معین مقدار میں دیں کہ ایک ماہ تک دورانیہ 2.3 گھنٹے سے زیادہ کا نہ ہو اور اگر ڈبے کا دودھ دیا جائے تو اس کی ہدایات پر عمل کیا جائے، اس کے بعد تدریجاً مقدار پر دی جاتی ہے جو چھ ماہ تک 6-8 اونس دودھ یا پھر اس کی طلب کے مطابق زیادہ کیا جاسکتا ہے۔

چھ ماہ کی عمر تک بچے کو سوائے دودھ کے کچھ نہیں دینا اور اس کے بعد اس کو دودھ کے علاوہ دوسری اشیاء، کیلا، دہی، چاول، دلیہ، سیریلک چاول والا اگلے دو تین ماہ تک اسی طرح دینا پڑتا ہے۔ پھر 9-8 ماہ کی عمر میں بچے کو انڈہ، بوٹی، روٹیاں، سبزیاں، دالیں ساتھ شامل کرنا ضروری ہیں۔

ڈیڑھ تا 2 سال کی عمر میں بچے کو وہ تمام اشیاء جو گھر پر کھاتے ہیں اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائیں۔ اس سے کھانے کے اصول بھی سکھائے جاتے ہیں اور پھر ہر کھانے کی طرف رغبت بھی ہوتی ہے۔ اگر دو سال تک بچے کو میٹھی اور نمکین چیزوں کے ساتھ ساتھ سالن، بوٹی، گوشت، قیمہ وغیرہ شروع نہ کروائی جائے تو 2.3 سال کے بعد ان کا Taste یعنی ذائقہ تبدیل نہیں کیا جاسکتا اور وہ باقی اشیاء کو کھانے سے انکار کر دیتے ہیں۔ جو خون کی کمی کا باعث بن جاتا ہے اور بچہ اپنی عمر کے حساب سے کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک اور بات جس کی طرف توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ بازار کی بنی ہوئی اشیاء یعنی Crunch food (کُرکُرے، سلانٹی، لیز، چیٹو کرپیز، ممی ڈیڈی) اور کوک (coke) کا استعمال نہ کیا جائے یا پھر کم سے کم کیا جائے کیونکہ یہ اشیاء بچوں کی صحت کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ ان میں موجود Preservatives تیزابیت کا باعث بنتا ہے۔ بھوک ختم کر دیتا ہے اور بچے بچیوں میں عموماً پیٹ میں درد ہونے کے ساتھ کھانا نہ کھانے کی شکایت سامنے آتی ہے۔ بچے کمزور ہو جاتے ہیں۔ چہرے پر پیلاہٹ آجاتی ہے اور تروتازگی ختم ہو جاتی ہے۔

اس طرح متوازن خوراک نہ کھانے کی وجہ سے آئرن کی کمی کے ساتھ وٹامنز معدنیات کی کمی ہو جاتی ہے۔ عام طور پر کیلشیم اور وٹامن ڈی کی کمی کی وجہ سے ہڈیوں کی کمزوری کے اثرات نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں اور بچہ وقت پر اپنی عمر کے مطابق بڑا نہیں ہو رہا ہوتا۔ کئی بار چلتے چلتے گر جاتا ہے سینے کی پسلیاں الگ نظر آتی ہیں اور سر کا اگلا حصہ آگے بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ سینے میں ابھار نظر آتا ہے اور اس بچے کا تالو ڈیڑھ سال تک بند نہیں ہوتا۔ سب بچوں میں ایک اور بات بھی ضروری ہے کہ سہارے سے کھڑے ہو کر چلنے سے قبل بھی واکر میں نہ ڈالیں اس کی ہڈیاں وزن برداشت نہیں کر پاتیں اور ہڈیوں کا ٹیڑھا پن نمایاں ہو جاتا ہے اور واکر کے استعمال سے کیلشیم کی کمی ہونے کی وجہ سے ٹیڑھا پن بھی ہو جاتا ہے۔

جسم میں آئرن کی کمی کی وجہ سے ہیموگلوبن کم ہو جاتا ہے، جس سے بچوں میں مزید بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ کھانے کو دل نہیں کرتا اور اس طرح ایک سرکل چل جاتا ہے اور بچہ جسمانی طور پر اور خون کی کمی کی وجہ سے عمر سے چھوٹا نظر آتا ہے بلکہ اس سے زیادہ خون کی کمی کی وجہ سے بچوں میں IQ Level کم ہو جاتا ہے۔ پڑھائی میں بھی دل نہیں لگتا۔ بے توجہی ہوتی ہے اور پھر آگے چل کر بچے ذہنی طور پر دوسرے بچوں سے کم ہوتے ہیں۔ بچوں میں روتے وقت یا ضد کی وجہ سے سانس روک لینا بھی خون کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وقت پر سونا اور وقت پر اٹھنا صحت مندی کی علامت بھی اور یہ کہاوت بالکل درست ہے کہ

“Early to bed & Early to rise makes a man Healthy, Wealthy & Wise”

اس طرح نمازوں میں غفلت بھی نہیں ہوتی۔ نماز فجر اور تلاوت قرآن کریم کے بعد سیر کر لی جائے تو نہایت مفید ہوتی ہے۔ بچے کا ضدی اور چڑچڑا ہونا بھی بعض اوقات ہیموگلوبن کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ بچوں کو صبر وتحمل کی عادت ڈالنی چاہئے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنے اور جھگڑنے سے منع کرنا چاہئے اور ان میں پیار اور محبت سے رہنے اور ماں باپ کا کہنا ماننے کی بھی بہت ضرورت ہے کیوں کہ وہ یہ کام اس کی بہتری کے لئے کرتے ہیں اور پھر ایک احمدی بچہ یا بچی تو احمدیت کے مستقبل کے ستون ہیں اور انہوں نے سرسبز وشاداب شاخیں نکالنی ہیں اور حق کا جھنڈا پوری دنیا میں لہرانا ہے۔

آخر میں یہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمارے بچوں کو دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی توفیق عطا کرے اور ہر آن ان کو دینی اور دنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے اور خدا ہمارا حامی و ناصر ہو اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

نئے بھائیوں کی تعلیم وتربیت ہماری اہم ذمہ داری

جہاں دنیا کو دین حق کی صحیح تعلیم سے آگاہ کرنا ہماری بہت بڑی ذمہ داری ہے وہاں اس کے ساتھ ساتھ سلسلہ میں شمولیت اختیار کرنے والے نئے بھائیوں کی احسن رنگ میں علمی اور روحانی ترقی کی طرف بھرپور توجہ دینا بھی ہمارا فرض ہے۔

بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی والدین کی ذمہ داری بہت بڑھ جاتی ہے اور وہ اس کی ادائیگی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح روحانی اولاد یا بھائیوں کے بکثرت آنے سے ہماری ذمہ داریوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ پس ہماری طرف سے ان ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوئی سستی یا کمزوری نہیں ہونی چاہیے۔ سب بھائیوں سے اس کی توقع اور امید اسی وقت رکھی جا سکتی ہے جب ہر ایک پر اس کی اہمیت اچھی طرح واضح ہو۔ چنانچہ اس سلسلہ میں کچھ اہم امور پیش خدمت ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لانے والوں کی تربیت ایسے عظیم الشان طریق پر فرمائی کہ واقعتاً اُن کی زندگیوں میں ایک انقلاب رونما ہو گیا۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 11 مارچ 2011ء میں فرمایا

”پس یہ انقلاب تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں میں پیدا فرمایا جو دشمنیوں اور کینوں میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ ایک دفعہ کی دشمنی نہ صرف یہ کہ سالوں چلتی تھی بلکہ نسلوں تک چلتی تھی۔ لیکن جب ایمان لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے کامل عبد بننے کی کوشش کی، قرآن کریم کو پڑھا، سمجھا اور اپنے پر لاگو کیا، اس کلام الٰہی کے نور سے اپنے دلوں کو منور کیا۔ پھر ایسے مصفّٰی ہو گئے جیسے قلعی کیا ہوا برتن چمکتا ہے۔“

(روزنامہ الفضل 12 اپریل 2011ء)

حضرت مسیح موعود کا نمونہ

حضرت مسیح موعود اس لئے مبعوث ہوئے کہ زنگ آلود دلوں کو مصفّٰی کرنے کا طریق بتا کر ان برتنوں کو کلام الٰہی کے نور سے منور کر دیں۔

حضرت مسیح موعود صرف احباب سے بیعت لینا ہی کافی خیال نہیں کرتے تھے بلکہ آپ جماعت میں نئے شامل ہونے والوں کی ہر طرح تربیت کا خیال فرمایا کرتے۔ چنانچہ آپ نے اس سلسلہ میں ہر ضروری طریق اور پہلو کو پیش نظر رکھا۔ نئے آنے والوں کی کمزوریوں پر گہری نظر رکھی اور اُنہیں اعلیٰ اخلاقی اقدار سکھائے جن پر عمل پیرا ہو کر وہ بجا طور پر با خدا انسان اور پھر خدا نما انسان بن گئے۔ آپ کی تمام تصانیف، ملفوظات اور تقاریر و خطابات جماعت میں شامل ہونے والوں کی تعلیم و تربیت کیلئے درحقیقت روحانی خزائن ہیں۔ آپ کے دو ارشاد بطورِ نمونہ پیش خدمت ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

”اس جماعت میں داخل ہو کر اول زندگی میں تغیر کرنا چاہئے کہ خدا پر ایمان سچا ہو اور وہ ہر مصیبت میں کام آئے۔ پھر اس کے احکام کو نظرِ خفت سے نہ دیکھا جائے بلکہ ایک ایک حکم کی تعظیم کی جائے اور عملاً اس تعظیم کا ثبوت دیا جائے۔“

پھر آپ کا ارشاد ہے

” خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اُس وقت کہہ سکیں گے، تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 407)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

”پس یہ وہ اصل مقصد ہے جس کیلئے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود آئے کہ انسانوں میں پاک تبدیلیاں لا کر روحانی نعمتوں کا حاصل کرنے والا بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس اصل اور مقصد کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس حقیقت کو جانا اور اپنے نفسوں کے تزکیہ کیلئے کوشش کی اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوئے۔ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) نے بھی......اپنے اندر غیر معمولی تبدیلیاں پیدا کیں اور پھر آگے اپنی نسلوں میں بھی منتقل کرنے کی کوشش کی۔ خوش قسمت ہیں وہ نسلیں جنہوں نے اس فیض کو آگے چلایا۔“ (روزنامہ الفضل 12 اپریل 2011ء)

خلفاء سلسلہ کے ارشادات

خلفاء سلسلہ بار بار بہت تاکید سے ہمیں اس طرف متوجہ فرماتے رہے ہیں کہ احباب جماعت نئے آنے والے افراد کی تعلیم و تربیت کے فریضہ کی ادائیگی کی طرف بھرپور توجہ دیں۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں

”دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ اللہ اپنے فضل سے لوگوں کو اس سلسلہ میں جوق در جوق لا رہا ہے مگر ان کے آنے سے ہماری ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں۔ کسی مدرسہ کو اس بات پر خوش ہونے کا حق نہیں کہ اس میں ہزار طالب علم آیا مگر وہ اس کا انتظام نہ کر سکا۔ اسی طرح اگر ہمارے سلسلہ میں لاکھوں اور کروڑوں لوگ داخل ہوں لیکن ہم اس کی (۔) تعلیم کے مطابق تربیت نہ کر سکیں۔ انہیں (۔) اخلاق نہ سکھا سکیں تو اُن کا آنا فضول اور ہمارا خوش ہونا فضول ہوگا۔ اس حال میں ہمارے فخر کی مثال ایسی ہوگی کہ گھر میں مہمان آئیں لیکن ان کو کھانا کھلانے کا سامان نہ ہو..... رشتہ داروں کا آنا خوشی کی بات ہے کہ مگر یہ شرم اور رونے کا مقام ہے کہ ان کو کھانا نہ کھلایا جا سکے۔ بعینہٖ اس سلسلہ کی مثال بھی یہی ہے کہ لوگ اس سلسلہ میں آئیں مگر ہم ان کے سامنے روحانی دسترخوان نہ بچھا سکیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کی تعلیم و تربیت کریں۔“

(خطبہ فرمودہ 17 جون 1921ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد ہے۔

”بیعتیں تو صرف ایک اظہار رضا مندی ہیں کہ تم ہم پر کام کرو۔ ہم حاضر ہیں۔ ہمیں جو بنانا ہے بنا لو۔ ہم مانتے ہیں کہ تم ٹھیک ہو۔ اگلا قدم اٹھائیں نہ تو پھر بیعت کا مقصد کیسے پورا ہو سکتا ہے۔“ (پروگرام ملاقات 20 ستمبر 1996ء)

اسی کام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

” اسی طرف خاص طور پر بہت توجہ دیں۔ ایک دفعہ تعداد بتا کے کہ ہم نے اتنی بیعتیں کر لی ہیں اس کے بعد ان کو ضائع ہونے کیلئے چھوڑ دیا تو کوئی فائدہ نہیں۔ نہ وہ آپ کے ہاتھ میں ہے نہ ان کی آئندہ نسلوں کی کوئی ضمانت ہے کہ ان کا جماعت سے کوئی تعلق رہے گا۔ اس لئے ایک مہم کے طور پر یہ آپ کے پروگرام میں شامل ہونا چاہئے۔“

(فرمودہ میٹنگ 13 اگست 2005ء)

زیادہ جدوجہد اور لمبا عرصہ

حصول پھل کی کارروائی بالعموم 8,6 ماہ میں مکمل ہو جاتی ہے لیکن حاصل شدہ پھلوں کو نظام میں جذب کرنے کی غرض سے تربیتی امور کیلئے زیادہ جدوجہد اور لمبا عرصہ درکار ہے۔ یہ عرصہ مہینوں پر نہیں بلکہ کم از کم سالوں پر محیط ہوتا ہے۔

معیار برقرار رکھنا اور بڑھانا

ایک عام دستور یہ ہے کہ تعداد بڑھتی جاتی ہے تو معیار کم ہوتا جاتا ہے۔ ہم سب کو مل جل کر یہ کوشش کرنی ہے کہ تعداد میں روز بروز اضافہ کے ساتھ ساتھ معیار نہ صرف قائم رہے بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک موقع پر فرمایا۔

” آنے والوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ تربیت کے بغیر یہ نسل بگڑ بھی سکتی ہے۔“

(روزنامہ الفضل 5 اگست 1993ء)

محنتیں بے ثمر ہو سکتی ہیں

اس نہایت اہم کام کی طرف کماحقہٗ توجہ نہ دینے کی وجہ سے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں ہماری ساری محنتیں بے ثمر ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ بیشک ہم نے نہایت سوچ سمجھ کر زمین اور موسم کا انتخاب کیا۔ فصل لگانے کیلئے زمین کو خوب اچھی طرح سے تیار کیا۔ بیج لگائے۔ آبپاشی اور نلائی بھی باقاعدگی سے کرتے رہے۔ زمین کی حفاظت کا بندوبست بھی کیا۔ بالآخر بیج پھوٹنے لگے اور ننھے ننھے پودے نکل آئے لیکن پودے نکل آنے کے بعد ان کی اچھی طرح نگہداشت نہیں کی۔ ان کی دیکھ بھال اور نگرانی سے بے پرواہ اور غافل رہے تو ایسی صورت میں ان پودوں کے پروان چڑھنے، تناور درخت بننے اور سایہ دار اور پھل دار ہونے کی توقع رکھنے میں ہم کس طرح حق بجانب ہو سکتے ہیں۔

بالکل اسی طرح دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں کی جانے والی ہماری ساری کوششیں صحیح معنوں میں نتیجہ خیز نہیں ہو سکتیں بلکہ رائیگاں جا سکتی ہیں اگر ہم نے نئے بھائیوں کو نظام جماعت سے منسلک اور نظام خلافت سے وابستہ و پیوستہ نہیں کیا۔

ننھے پودوں کی نگہداشت کیلئے بھی ایک وقت ہوتا ہے۔ اگر اُس وقت اور عرصہ میں وہ کام نہ کیا جائے تو بعد میں اگرچہ وہ کام کر بھی لئے جائیں تو بالعموم ان کا خاطر خواہ اثر رونما نہیں ہوتا۔ اِسی بناء پر ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”ہر بیعت کرنے والے کو تین سال بعد جماعت کا فعال حصہ ہونا چاہیے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو یہ آپ لوگوں کی کمزوری اور سستی ہے۔ اس لئے استغفار کریں اور خدا سے اپنی سستی کی معافی مانگیں اور اب ان کو نظام میں شامل کریں۔۔۔۔ ایسی بیعتوں کا کیا فائدہ کہ پرندے پکڑے اور پھر چھوڑ دیئے تاکہ وہ اُڑ جائیں......قرآن کریم نے اس بارے میں مثالیں دی ہیں اور وہ اس لئے دی ہیں کہ اُن پر عمل کیا جائے۔“

ایمان لانے کے بعد ٹھوکر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

”تربیت کے تقاضے پورا کرنے کی جو ذمہ داری بڑھ رہی ہے میں سمجھتا ہوں ابھی ہم اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے۔ پس بہت ہی اہم بات ہے کہ جو پھل اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے اسے سنبھالیں جو بھی احمدی ہوتا ہے امیر کا کام ہے کہ جائزہ لے

کہ وہ کسی کے سپرد ہوا بھی ہے کہ نہیں۔کوئی اس سے مستقل تعلق رکھ بھی رہا ہے کہ نہیں۔کوئی نظر ڈال بھی رہا ہے کہ نہیں کہ احمدی ہونے کے بعد کہیں کھسکنا تو نہیں شروع ہوگیا۔یعنی غیروں کے اثر اور ان کے دباؤ کے نیچے یا معاشرے کی دوسری کشش کے نتیجے میں اس نے آہستہ آہستہ واپسی کا سفر تو نہیں کرلیا۔یہ ہو جایا کرتا ہے۔مگر آپ کو اس ضمن میں ہوشیار ہونا پڑے گا اگر نگرانی رکھیں اور ہوشیار رہیں۔ہر نئے احمدی پر نظر ہو۔پتہ ہو کہ کوئی پیار کرنے والا، کوئی محبت کرنے والا، کوئی اچھی نصیحت کرنے والا، کوئی نیک اعمال والا شخص یا خاندان ان کی نگرانی کر رہا ہے ان کو جذب کر رہا ہے تو پھر اطمینان ہوگا کہ ہاں یہ کام صحیح خطوط پر چل پڑا ہے۔لیکن جس کثرت سے خدا کے فضل سے احمدی ہو رہے ہیں اسی کثرت سے جو تربیت کے تقاضے ہیں میں سمجھتا ہوں اس میں ابھی کمی ہے۔اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں کو میں اچھی طرح یاد دلاتا ہوں اور آئندہ پھر بھی یاد دلاتا رہوں گا کہ پہلے ان کو سنبھالیں۔"

(روزنامہ الفضل 3 جنوری 1994ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر ابتدائی دور میں ان سے سرد مہری کا سلوک ہوا اور کوئی نہ ہو جو انہیں اپنا سکے اور سینہ سے لگا سکے تو بعید نہیں ہوتا کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ سرک کر یا پیچھے ہٹ جائیں یا اپنی ایک بے عملی سی حالت میں ٹھنڈے پڑ جائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ اگست 1996ء)

نئے قابلِ رشک وجود

سلسلہ میں نئے شامل ہونے والے لوگ قابل رشک وجود بن سکتے ہیں کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں۔

"اگر پہلی زندگی کے چند مہینوں کے تجربے میں یا زیادہ سے زیادہ ایک سال کے تجربے میں یہ آپ کے حُسنِ خلق سے متاثر ہوگئے۔آپ نے ان کی خدمتیں کیں تو ان میں سے ایسے پیدا ہوں گے جو آپ سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں گے اور آنے والے وقتوں کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو یہ آپ کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر پورا کریں گے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ اگست 1996ء)

حالات سے آگاہی کا ہونا

نئے بھائیوں کی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ پُرحکمت طریق پر ان کی ذاتی اور دفتری زندگی، مشاغل، دیگر مصروفیات، مسائل اور روابط وغیرہ سے آگاہی حاصل کرتے رہنا بھی نہایت ضروری ہے تا کہ حالات کو سامنے رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عطاء کردہ مومنانہ فراست کو بھی بروئے کار لانے کی توفیق حاصل ہو۔

ذاتی علم میں اضافہ اور تربیت و روحانی ترقی کے مواقع

سلسلہ میں نئے شامل ہونے والے بھائیوں کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دینا اس لحاظ سے بھی بہت اہمیت رکھتا ہے کہ جب ہم دوسرے کو پڑھنے کیلئے کچھ دیتے ہیں یا سکھاتے ہیں تو خود ہمارے علم میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور بھولی ہوئی باتیں بھی ذہن کے خوابیدہ گوشوں کو از سرِ نو بیدار کر دیتی ہیں اور جب ہم دوسرے کو نصیحت کرتے ہیں تو درحقیقت اپنے آپ کو بھی نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔جس کے نتیجہ میں اپنی تربیت اور روحانی ترقی کے مواقع بھی جلد جلد میسر آنے لگتے ہیں اور اس طرح نہ صرف نئے بھائیوں کے ایمان، علم اور تربیتی امور میں ترقی ہوتی ہے بلکہ یہ کام خود اپنے ایمان و یقین اور علم میں اضافہ اور تزکیہ نفس کا باعث بھی بننے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی احسن رنگ میں توفیق عطا فرمائے اور ہر آن ہمارا حافظ و ناصر ہو۔آمین

مکرم رانا مبارک احمد صاحب

مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کا ذکر خیر

خاکسار اپنے ایک بہت ہی پیارے بزرگ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہے۔آپ لوگوں کو گھروں سے نمازوں کے لئے جگا کر بیت الذکر میں لے کر آتے تھے جو حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر ایک طویل عرصہ خدمت بجالاتے رہے۔سردی ہو یا گرمی ان کا معمول تھا کہ صبح ہر گھر کے دروازے کو دستک دیتے کہ آؤ نماز کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دو۔اس طرح قرآن کریم کے پڑھنے کی طرف بار بار احباب جماعت کو توجہ دلواتے۔مسکراتے چہرے کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب 17 فروری 2010ء کو امریکہ میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔19 فروری 2010ء کو محترم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر غانا نے بیت الرحمٰن میری لینڈ یو ایس اے میں نماز جنازہ پڑھائی۔موصی تھے Syke Ville Mary Land یو ایس اے میں تدفین ہوئی۔وہ مارچ 1917ء میں پیدا ہوئے۔مرحوم چوہدری محمد افضل صاحب مقیم ورجینیا، چوہدری محمد امجد صاحب مقیم میری لینڈ اور چوہدری محمد طاہر مقیم ورجینیا کے والد محترم تھے۔وہ 1992ء میں پاکستان سے امریکہ مستقل طور پر چلے گئے اور ورجینیا میں رہائش پذیر ہوئے جہاں ان کے بیٹے بیٹیاں پہلے سے ہی رہائش رکھتے تھے۔

پاکستان میں ان کا تعلق ضلع سیالکوٹ میں ایک مشہور گاؤں گھٹیالیاں سے تھا۔مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب کے والد کا نام مکرم چوہدری محمد منیر احمد صاحب تھا اور دادا کا نام چوہدری غلام رسول صاحب تھا۔دونوں ہی رفیق حضرت مسیح موعود تھے ان کا پیشہ زمینداری تھا۔نہایت باوقار وضع دار گھرانہ تھا چوہدری محمد اشرف صاحب اپنے بہن بھائیوں میں سب سے بڑے تھے دوسری جنگ عظیم کے وقت فوج کے پوسٹ آفس ڈویژن میں بھرتی ہوئے اور دوسری جنگ عظیم کے بعد انڈیا میں آپ کی پوسٹنگ ہوگئی ہجرت کے وقت فوج کی ملازمت چھوڑ کر پاکستان میں محکمہ جنگلات میں ملازمت اختیار کی اور پھر اسی محکمہ سے ریٹائر ہوگئے عرصہ دراز حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں رہائش رکھی اور طویل عرصہ آپ حلقہ میں سیکرٹری اصلاح و ارشاد رہے بچوں کو بھی ساتھ رکھا تا کہ ان کی تعلیم و تربیت ہو سکے۔

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔نڈر، دانشمند، متقی، پرہیزگار، مخلوق خدا سے بے حد محبت کرنے والے باہمت، بلند حوصلہ بہادر انسان تھے۔اپنی ملازمت کے دوران کسی کو بھی غلطی یا چوری پر پکڑنے سے نہ چوکتے اپنی سائیکل پر جائے وقوعہ پر یا ان کے گھر پہنچ جاتے ان کے خلاف رپورٹ کر دیتے۔کبھی کسی سے مرعوب نہ ہوتے۔

آپ کسی نہ کسی طریقے سے احمدیت کی دعوت کا بھی موقعہ پیدا کر لیتے تھے۔مایوس کن باتوں سے سخت نفرت کرتے تھے۔کوئی منفی بات یا منفی رویہ کو بالکل برداشت نہ کرتے۔انتہائی سختی سے ٹوکتے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احمدیت سے عشق کی حد تک پیار تھا صوم وصلوٰۃ کے اس قدر پابند تھے کہ آخری عمر میں بھول جاتے اور بار بار نماز پڑھنا شروع کر دیتے کہ شائد نماز نہیں پڑھی۔دعوت الی اللہ اور احمدیت کی سچائی بیان کرتے رہنا ہی ان کا مشغلہ تھا۔حضرت مسیح موعود کی نظموں کے اشعار گنگناتے رہتے تھے۔خاص طور پر حضور کے اس شعر کا تو ورد کرتے رہتے۔

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
اب دیکھو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

آپ ہر چھوٹے بڑے سے اس قدر محبت سے ملتے کہ گمان ہوتا کہ شاید یہ کوئی ان کا اپنا بچہ ہے سر پر ہاتھ پھیرتے خیریت پوچھتے اور پھر بہت اصرار کرتے کہ چائے پی کر یا کھانا کھا کر جاؤ پچھلے پانچ سال سے گردے کام کرنا چھوڑ گئے تھے مسلسل علاج جاری تھا۔ان کی Will power کا یہ عالم تھا۔کہ جمعہ کی نماز کے لئے جاتے اپنی زندگی کے آخری دنوں تک واکر کے ساتھ چل پھر لیتے تھے کبھی اپنی تکلیف کا اظہار نہیں کیا جب بھی کسی نے پوچھا تو کچھ اچھے جملے دہرا دیتے۔

جلسہ ہائے احمدیہ یوکے، امریکہ، جرمنی میں شمولیت کرتے اور خلافت سے خاص لگاؤ تھا اطاعت کا نیک نمونہ قائم کرتے تھے خاکسار ان سے بیس سال چھوٹا تھا لیکن بطور صدر حلقہ اس طرح اطاعت کرتے تھے کہ جیسے خاکسار سے بہت چھوٹے ہوں حالانکہ وہ میرے بزرگ تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھاگ بھاگ کر سلسلہ کی خدمت کا کام کرتے میٹنگ میں شرکت کرتے اور ہمیشہ مسکرا کر بڑے سے بڑا کام سرانجام دیتے۔اپنی رفیقہ حیات سے تعلق کی کہانی ایک الگ بڑا مضمون ہے۔اپنے پیچھے 75/افراد کا کنبہ چھوڑا ہے۔ان کے کل 8 بچے تھے جن میں ایک سب سے بڑی بیٹی کلثوم اختر شادی کے کچھ عرصہ بعد وفات پا گئیں باقی سات بچے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حیات ہیں۔حلقہ اقبال ٹاؤن لاہور کی طرح ورجینیا اور میری لینڈ میں جماعت کی خدمت میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی اولاد کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

اخلاق دکھانا

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

اس تقریر کے ذریعہ میں آئندہ آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ طاقت اور قوت کے زمانہ میں اخلاق کو ہاتھ سے نہ دیں۔کیونکہ اخلاق اصل وہی ہیں جو قوت اور طاقت کے وقت ظاہر ہوں۔ضعیفی اور ناتوانی کی حالت میں اخلاق اتنی قدر نہیں رکھتے جتنی کہ وہ اخلاق قدر رکھتے ہیں۔جبکہ انسان برسر حکومت ہو۔اس لئے میں آنے والی نسلوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب خدا تعالیٰ ان کو ہماری ان حقیر خدمات کے بدلے میں حکومت اور بادشاہت عطا کرے گا تو وہ ان ظالموں کے ظلموں کی طرف توجہ نہ کریں۔جس طرح ہم اب برداشت کر رہے ہیں۔وہ بھی برداشت سے کام لیں اور وہ اخلاق دکھانے میں ہم سے پیچھے نہ رہیں بلکہ ہم سے بھی آگے بڑھیں۔

(الفضل 21 فروری 1925ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن دارالعلوم غربی ثناء ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پوتی عزیزہ کاشفہ ثاقب واقفہ نو بنت مکرم انوار احمد ثاقب صاحب مقیم کینیڈا نے بفضل خدا ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ چنانچہ مورخہ 14 مارچ 2011ء کو اس کی تقریب آمین بریڈفورڈ ٹورانٹو میں منعقد ہوئی۔ جس کے دوران بچی سے مکرم منیر الحق شاہد صاحب ناظم قضا کینیڈا نے بچی سے قرآن کا کچھ سنا اور محترم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب استاذ جامعہ احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ عزیزہ کاشفہ کو ناظرہ قرآن کریم اس کی والدہ مکرمہ امۃ المجیب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ بریڈفورڈ بنت مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب ربوہ نے بڑی محنت اور لگن سے پڑھایا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس بچی کو اور ہم سب کو قرآن کریم کی برکات سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہوتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

Comsats Instiute of Information Technology نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

Design, Physics, Economics, Architecture, Chemical Engineering, Computer Sciences, Business Administration, Electrical Engineering Electrical Engineering (Computer)

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 جولائی 2011ء ہے۔

نوٹ:۔ ان فیلڈز میں اپلائی کرنے کے لئے NTS کا امتحان کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے درجہ ذیل سائٹ وزٹ www.ciitlahore.edu.pk کریں۔
فون نمبر 042-111001007

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم عطاء الکریم شاہد صاحب کی آنکھ کا آپریشن کامیاب ہوگیا ہے۔ وہ اب روبصحت ہیں۔ احباب کرام سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم انوارالحق صاحب کلرک شعبہ مال دارالذکر لاہور کے چہرہ کے اندرونی حصہ میں زخم پیدا ہوگیا ہے جس کی وجہ سے درد رہتا ہے کھانا پینا بھی مشکل ہوگیا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مستری محمد رفیق صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم سلیم احمد کاشف صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور دونوں ہی بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر اشفاق احمد صاحب سبزہ زار لاہور کی اہلیہ بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا منیر اللہ بیگ صاحب جوہر ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز ان کی بہو مکرمہ سمیرا عابد صاحبہ کے بازو میں شدید درد رہتا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تصحیح

مورخہ 2 جون 2011ء کو ص 7 پر مکرم مبشر احمد طاہر صاحب مہتمم اطفال الاحمدیہ سوئٹزرلینڈ کے نکاح کے اعلان میں حق مہر غلطی سے 50 ہزار سوئس فرانک لکھا گیا ہے جبکہ حق مہر 15 ہزار سوئس فرانک ہے احباب درستی فرمالیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے سمدھی مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول چک رام دیوالی ضلع فیصل آباد کچھ عرصہ اپنے بیٹے مکرم ضیاء الحق صاحب پروفیسر راولپنڈی کے پاس زیر علاج رہے اور مورخہ 24 مئی 2011ء کو 88 سال کی عمر میں راولپنڈی میں وفات پا گئے۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور مورخہ 25 مئی کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ چوہدری صاحب مرحوم کا ننگل باغباناں نزد قادیان سے تعلق تھا۔ آپ 1944ء میں سیرالیون مغربی افریقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے۔ غانا اور نائیجیریا میں بھی آپ کو دعوت الی اللہ کی توفیق ملی۔ واپس آ کر محکمہ تعلیم میں آپ نے خدمت کی۔ خاکسار کی چھوٹی بیٹی خنساء قمر صاحبہ اہلیہ مکرم فیض الحق قمر صاحب برمنگھم یوکے اور دو بیٹیاں مقیم کینیڈا جنازہ پر نہ پہنچ سکے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ عزیز و اقارب کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ملازمت کے مواقع

USAID کو پاکستان میں درج ذیل سٹاف درکار ہے۔

ڈپٹی چیف آف دی پارٹی، پروکیورمنٹ ٹریننگ سپیشلسٹ، فنانس منیجمنٹ ٹریننگ سپیشلسٹ، منیجر فنانس اینڈ ایڈمنسٹریشن، Manager Compliance، گرانٹ منیجمنٹ سپیشلسٹ، سسٹم اینڈ نیٹ ورک ایڈمنسٹریٹر، سوفٹ ویئر انجینئر، اسسٹنٹ منیجر کمیونیکیشن، اسسٹنٹ منیجر ایڈمن اینڈ ایچ آر، اسسٹنٹ منیجر فنانس، Assistant Manger Monitoring and Evaluation اسسٹنٹ منیجر آئی ٹی، ٹریننگ کوآرڈینیٹر، ریسرچ ایسوسی ایٹس، لوکل سپورٹ سٹاف، ڈرائیورز، سیکیورٹی گارڈز، درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 6 جون 2011ء ہے۔ درخواستیں درج ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

hrd.asp@lums.edu.pk

فوجی فرٹیلائیزر کمپنی کو آپریٹرز، ٹیکنیکل فورمین، انجینئرز، منیجرز درکار ہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جون 2011ء ہے۔ درخواستیں درج ذیل ایڈریس پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

GGM-HR, Human Resources Division Fauji Fertilizer Company Limited, 93 Harley Steet, Rawalpindi.

سپریم کورٹ آف پاکستان میں سکیل نمبر 11 پر ایک عدد کیئر ٹیکر درکار ہے۔ پاکستان آرمی سے ریٹائرڈ حضرات جو کہ ہاؤس کیپنگ یا میس کیپنگ کا تجربہ رکھتے ہوں درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 13 جون 2011ء ہے۔

نوٹ:۔ اشتہارات کی تفصیل 29 مئی 2011ء کے اخبار ڈان میں ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

اعلان داخلہ

Air University نے درج ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

BEE: Electronics, Telecom, power
BE: Mechatronics, Mechanical,
BS: Computer Sciences
BBA: Marketing, HRM, Banking Finance
BS: Economics
MBA: Marketing, HRM, Finance,
MS: Mechatronics, Electrical, Aerospace, Avionics, Mechanical
MS: Management Sciences, Finance, General Management (HR)
MS: Mathematical Modeling & Scientific Computing
Ph.D: Electrical, Aerospace, Avionics, Mechanical, Management Sciences

داخلہ فارم (By Mail) بھجوانے کی آخری تاریخ 18 جون 2011ء ہے۔

داخلہ فارم (By Hand) بھجوانے کی آخری تاریخ 22 جون 2011ء ہے۔

مزید معلومات کے لئے درجہ ذیل ویب سائٹ www.ciitlahore.edu.pk وزٹ کریں۔ فون نمبر 042-111001007

(نظارت تعلیم)

کیلسی ماب ® سیرپ
مٹی چھڑانے اور بچوں میں خون اور کیلشیم کی کمی دور کرنے کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

مکرم کریم الدین شمس صاحب۔ پرنسپل جامعہ تنزانیہ

جلسہ سیرت النبی ﷺ جامعہ تنزانیہ میں

جامعہ احمدیہ تنزانیہ کو اللہ کے فضل سے سال بھر مختلف قسم کے تعلیمی و تربیتی پروگرام منعقد کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ چنانچہ 15 فروری 2011ء کو جلسہ سیرت النبیؐ کا اہتمام کیا گیا جس میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ کے علاوہ دیگر دوست احباب عیسائیوں نے بھی کثرت سے شرکت کی۔

جلسہ کے مہمان خصوصی موروگورو کی نائب میئر محترمہ L.J.Mbiaji تھیں۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے سواحیلی ترجمہ سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم بکر عبیدی صاحب مربی سلسلہ نے ''آنحضرتؐ اور صحف سابقہ'' کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم آصف محمود بٹ صاحب ریجنل مربی موروگورو نے ''آنحضورؐ بحیثیت رحمۃ للعالمین'' کے عنوان پر کی جبکہ تیسری تقریر خاکسار کریم الدین شمس نے ''آنحضورؐ اور امن عالم'' پر کی۔ تقاریر کے آخر پر مہمانوں کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

ایک عیسائی دوست نے جو کہ کیتھولک ہیں، کہا کہ احمدیت کی جو تصویر یہاں دیکھی ہے وہ انتہائی حسین ہے۔ میں تصور بھی نہیں کرسکتا تھا کہ احمدیت اتنی اچھی ہے۔ آج میرے بہت سے سوالات کا جواب مجھے مل گیا ہے۔ ایک عیسائی عورت نے کہا کہ میں نے جماعت کے متعلق بہت کچھ عجیب وغریب سنا ہوا تھا مگر یہاں آکر پتہ چلا کہ جماعت کی تو شان ہی نرالی ہے۔

صدر مجلس موروگورو کی نائب میئر نے اپنی تقریر میں جماعت احمدیہ کی امن پسندی، پیار محبت اور باہمی تعاون کی دل کھول کر تعریف کی اور کہا کہ میں نے آج تک کوئی ایسی تنظیم نہیں دیکھی جو صرف اپنے وسائل پر انحصار کرتے ہوئے ہر ملک کی خدمت میں پیش پیش ہو۔ اس کے بعد دعا ہوئی جس میں بلاتمیز مذہب و ملت سب حاضرین نے شرکت کی جس کے بعد حاضرین کی رات کے کھانے سے ضیافت کی گئی۔

کیہونڈا کے علاقہ میں آٹھ میونسپل کونسلز ہیں جن میں سے چھ کے چیئر پرسنز اور آٹھ دیگر سرکاری عہدیدار اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور علاقہ کے عیسائی دوستوں نے بھی کثرت سے شرکت کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 29 اپریل 2011ء)

خبریں

وفاقی بجٹ پیش، تنخواہوں میں 15، پنشن میں 20 فیصد تک اضافہ وفاقی حکومت نے آئندہ مالی سال 2011-12ء کا بجٹ پیش کر دیا جس کا کل تخمینہ 27 کھرب 67 ارب روپے ہے۔ مجموعی مالیاتی خسارہ 850 ارب روپے ہوگا۔ بجٹ میں سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 15 فیصد اور پنشن میں 15 سے 20 فیصد اضافے کے ساتھ سرکاری ملازمین کو ایڈہاک ریلیف دیا گیا ہے۔ جی ایس ٹی 17 فیصد سے کم کر کے 16 فیصد کر دیا گیا ہے۔ چینی، مشروبات، ادویات، سیمنٹ، شیمپو سستے جبکہ ٹرک، بلڈوزر، سی این جی کٹس مہنگی ہوجائے گی۔

دفاعی بجٹ میں 11 فیصد سے زائد اضافہ، 495 ارب مختص پاکستان نے اگلے مالی سال کے لئے دفاعی اخراجات میں 11.36 فیصد اضافہ کرتے ہوئے مسلح افواج کے لئے 495 ارب روپے مختص کئے ہیں۔ بجٹ دستاویزات کے مطابق مالی سال 2011-12ء کے لئے تینوں مسلح افواج بری، بحریہ اور فضائیہ کے لئے 4 کھرب 95 ارب 21 کروڑ 50 لاکھ مختص کئے گئے ہیں جو گزشتہ مالی سے 50 ارب 57 کروڑ 50 روپے زیادہ ہیں۔ اس بجٹ میں بھی ریٹائرڈ فوجیوں کو دی جانے والی پنشن کی رقم جو لگ بھگ 55 ارب روپے بنتی ہے شامل نہیں ہے۔

بجلی کے منصوبوں پر ساڑھے 32 ارب روپے خرچ ہوں گے ملک میں توانائی کی قلت دور کرنے کے لئے آئندہ مالی سال کے ترقیاتی پلان میں بجلی کے منصوبوں کے لئے 32.5 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جبکہ واپڈا اور پیپکو اپنے وسائل سے 83 ارب روپے کی اضافہ سرمایہ کاری کریں گے۔ ڈاکٹر عبدالحفیظ شیخ نے قومی اسمبلی میں بجٹ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ سرمایہ کاری ملک سے لوڈ شیڈنگ کو حل کرنے میں مدددے گی۔

اپوزیشن کا ہنگامہ، وزیرخزانہ کو تقریر مختصر کرنا پڑی قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران شدید ہنگامہ آرائی ہوئی۔ مسلم لیگ (ن) کے ارکان نا اہل حکومت نامنظور، امریکی غلامی نامنظور، بجٹ نامنظور، ڈرون حملے نامنظور، ڈاکو راج نامنظور اور شیم شیم کے نعرے لگاتے ہوئے سپیکر ڈائس کے سامنے جمع ہو گئے اور وہاں کھڑے ہو کر پوری تقریر کے دوران مسلسل نعرے بازی کرتے رہے جبکہ سرکاری ٹی وی نے اس دوران کچھ دیر کے لئے اپنی براہ راست نشریات روک دیں۔

بجلی، یوٹیلیٹی سٹورز اور دیگر شعبوں کے لئے سبسڈی نصف سے زیادہ کم وفاقی حکومت نے نئے مالی سال کے بجٹ میں بجلی، یوٹیلیٹی سٹورز اور دیگر شعبوں کے لئے سبسڈیز نصف سے زیادہ کم کردی ہیں۔ سبسڈیز کی مد میں ایک کھرب 66 ارب 44 کروڑ 80 لاکھ روپے مختص کئے گئے ہیں جبکہ رواں مالی سال کے دوران اس مد میں 3 کھرب 95 ارب سے زائد کی سبسڈیز دی گئی ہیں۔

سالانہ 30 ہزار بچے تشدد سے ہلاک دنیا کے ہر خطے میں بچے تشدد کا شکار ہیں۔ عالمی سطح پر معصوم بچوں پر ہونے والے شدید تشدد کا اندازہ ان اعداد وشمار سے لگایا جاسکتا ہے کہ سالانہ 30 ہزار بچے مختلف النوع تشدد کے باعث ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:13

ہر علاج ناکام ہوتو .....
ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے۔ علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
0334-6372030
047-6214226

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد/طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

Love For All Hatred For None
BOJAZ CHASH & CARRY
GAS LINES C.N.G
L.P.G Station
Petroline Filling Station
اسلام آباد ہائی وے پر لہتراڑ روڈ کے سنگم پر پل کھنہ گزر کر اسلام آباد
Tel: 051-2614001-5

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ہر فرد۔ ہر عمر۔ ہر پیچیدگی کا فطری علاج
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلریب: 0344-7801578

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و کمرشل زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

نورتن جیولرز ربوہ
فون گھر 6214214
دکان 6216216
047-6211971

چلئے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیالش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب دارہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FD-10